THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

کروناوائرس کے حوالے سے نماز میں صف بندی کے مسائل کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH ANALYSIS IF MAKING ROWS (SAF) FOR THE CONGREGATIONAL PRAYER WITH REFERENCE TO COVID-19

. **Syed Naeem Badshah**
Chairman Department of Islamic Studies, University of Agriculture Peshawar, Pakistan
Email: syenb@yahoo.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0003-1547-9128

2. **Ata ur Rahman**
Ph. D Research scholar, Department of Islamic studies, HITEC University, Taxila. Pakistan
Email: attaurrehman7860@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-7931-3944

3. **Naseem Akhter**
Assistant Professor, department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@yahooo.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7077-6993

To cite this article:
Badsha, Syed Naeem, Naseem Akhter and Ata ur Rahman. "A RESEARCH ANALYSIS IF MAKING ROWS (SAF) FOR THE CONGREGATIONAL PRAYER WITH REFERENCE TO COVID-19." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 6, No. 1 (May 29, 2020): 85–94

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 5, No. 1 || January -June 2020 || P. 85-94
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue10ar17
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2020-05-29

CC BY NC SA
Open Access

کرونا وائرس کے حوالے سے نماز میں صف بندی کے مسائل کا ایک تحقیقی جائزہ

A RESEARCH ANALYSIS IF MAKING ROWS (SAF) FOR THE CONGREGATIONAL PRAYER WITH REFERENCE TO COVID-19.

Syed Naeem Badshah, Ata ur Rahman, Naseem Akhter

ABSTRACT:

Making and properly straightening of rows (Saf) is integral part of congregational prayers. The rows can either be physically jointed or can be implied in case people have to stand in a distance for example people offering prayer inside and outside the prayer hall. The important thing is to be under proper discipline while making rows for prayer. There should not be any unnecessary gap in the rows. But it is permitted in case if inevitability. Unnecessary gap is considered to be Tahrim Takrihi. Now a day it has emerged as a big issue in wake of the prevailing pandemic; COVID-19. Scholars are if the opinion that it us not only permitted to observe medical instruction while making rows for prayer but it is the desired and suggested option under the circumstances. This is because the current Pandemic can speedily spread in case social distancing is not practiced. The current article will focus on this issue in detail.

KEYWORDS: COVID-19, MAKING ROWS (SAF), Prayer, Pandemic, Jurisprudential rules

کلیدی الفاظ: صف بندی، کرونا وائرس، وبائی بیماری، نماز، فقہی مسائل

تعارف:

نماز میں صف بندی کا جو مسئلہ حالاً کرونا وائرس کی وجہ سے امت کو درپیش ہے اس کے بارے میں اصولی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اقتدا کے درست ہونے کے لیے امام اور مقتدی کی جگہ کا متحد ہونا شرط ہے، خواہ حقیقتاً متحد ہوں یا حکماً۔ اوراس طرح مسجد، صحنِ مسجد اور فناءِ مسجد یہ تمام جگہیں اقتدا کے باب میں متحد ہیں اور ان کو مجلس واحد تصور کیا جاتا ہے، لہذا مسجد، صحنِ مسجد اور فناءِ مسجد میں اگر امام اور مقتدی یا مقتدیوں کی صفوں کے درمیان، دو صفوں کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تب بھی صحتِ اقتدا سے مانع نہیں ہوگا اور نماز ادا ہو جائے گی، مگر بلاضرورت فاصلہ چھوڑنا مکروہِ تحریمی ہے۔ ان حالات میں جو عالمی وبا اقوام عالم کو درپیش ہے اس کے بارے میں تمام اطباء اور دانشور اس بات پر متفق ہیں کی یہ مرض متعدی ہے اور یہ بیماری ایک آدمی سے دوسرے آدمی میں فوراً منتقل ہوتی ہے اگر اتصال پایا جائے۔ چونکہ نماز جیسی عبادات مل کر ادا کرنا پڑتی ہیں تو اس میں قوی اندیشہ موجود ہے کہ یہ مرض پھیل جائے اور اگر اس کا سدباب نہ کیا جائے تو یہ مرض مہلک ترین ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا تمام مسالک، مذاہب اور فرق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان حالات میں یکسوئی اختیار کیا جائے اور بلاضرورت گھر نہ نکلا جائے اور اگر نماز باجماعت ادا کرنی پڑے تو اتنا فاصلہ رکھنا کہ مرض کی منتقلی ممکن نہ ہو، نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ اس آرٹیکل میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تمہید:

نماز باجماعت کے اندر صف بندی اور اس کے اندر اہتمام کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زور دیا ہے اور اسے "حسنِ صلوٰۃ" اور "اتمام صلوٰۃ" قرار دیا ہے۔ چند روایات پیش خدمت ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ[1]

"نماز میں صف کو درست کرو اس لئے کہ صف کو درست کرنا نماز کے محاسن میں سے ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے۔

[1] Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih: Volumul 1, page no 100, Bab Iqamatul Safmin tamam al Salah, Dar Tawq al Nijah, 1422 AH.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ[2]

ترجمہ: تم لوگ اپنی صفیں درست رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ[3] "

"بیشک نماز کی تکمیل صفوں کی درستی سے ہوتی ہے"۔

صف سیدھی کرنے کا طریقہ:

صف بنانے میں اس طرح مل کر اور قریب قریب کھڑا ہونا چاہیے کہ درمیان میں جگہ خالی نہ چھوڑی جائے۔ نیز قریب قریب کھڑے ہونے سے بھی مراد مبالغہ و مجاز ہے نہ یہ کہ حقیقتاً کندھے سے کندھا، پاؤں سے پا-ؤں اور ٹخنے سے ٹخنے ملا ہوا ہو۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "الزاق" (چپکانا، ملانا) کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خللہ[4]."

""الزاق" سے مراد صف سیدھی رکھنے اور خالی جگہوں کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے۔

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قال الحافظ المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خللہ. قلتُ: و ھو المراد عند الفقہاء الاربعۃ ای ان لا یترک فی البین فرجۃ تسع فیہا ثالث[5]

---

[2] Al-Bukhari, Muhammad Ibn Ismail, Sahih Al-Bukhari: Volumul 1, page no 100, Bab Iqamatul Safmin tamam al Salah, Dar Tawq al Nijah, 1422 AH.

[3] Ibn Hanbal, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad, Musnad Ahmad, Tahaqiq, Ahmad Shakir, 22 p. 346 Hadith number 14454 Dar al-Hadith, Beirut, 1416 AH.

[4] Al-Asqalani, Ibn Hajar, Fateh al-Bari: vol. 2, p. 273, Dar Kitab al Ilmia, Bairut, 1414 AH.

[5] Faiz Al-Bari al Sahih Al-Bukhari lil Kashmiri: Vol: 2, p: 236, I: Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut, AH1422.

"حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الزاق سے مراد صف سیدھی رکھنے اور خالی جگہوں کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے"، میں کہتا ہوں کہ فقہاء اربعہ کے نزدیک بھی یہی مراد ہے یعنی درمیان میں اتنی جگہ نہ چھوڑی جائے جس میں تیسرا آدمی آسکتا ہو۔

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وما روي أنهم ألصقوا الكعاب بالكعاب أريد به الجماعة أي قام كل واحد بجانب الآخر[6] "

" یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹخنوں کو ٹخنوں سے ملاتے تھے اس سے مقصود جماعت (کی کیفیت بتانا) ہے کہ ہر نمازی دوسرے کے قریب کھڑا ہو"۔

دلائل میں دو قسم کی احادیث پیش کریں گے۔

[1]وہ احادیث جن میں اہتمامِ صف بندی کے لیے صف سیدھی ہونے، کندھا برابر کرنے، گردنیں ایک سیدھ میں رکھنے، خلاء پر کرنے، مل مل کر اور قریب قریب کھڑا ہونے کا تذکرہ تو ہو گا لیکن کندھے سے کندھا، پاؤں سے پاؤں اور ٹخنے سے ٹخنے حقیقتاً ملانے کا ذکر نہیں ہو گا۔

:[2]وہ احادیث جن سے بظاہر ایسا سمجھا جا رہا ہو گا لیکن ان کی مراد یہ لغوی معنی نہ ہو گی بلکہ اس سے "قرب" والا معنی مراد ہو گا۔

احادیث قسم اول:

"عن نعمان بن بشير يقول: كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى اناقد عقلنا عنه، ثم خرج يوماً فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف، فقال عباد الله الا تسوون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم[7] "

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا کرتے تھے گویا ان کے ذریعہ آپ تیروں کو سیدھا کریں گے، یہاں تک کہ آپ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ

[6] Rad al-Muhtar, Allama Ibn Abidin, Kitab al-Hazr wa al-Abah, vol. 2, p. 163, H. M. Saeed, Karachi, 1999.

[7] Al-Qushayri, Musulim Ibn Hajjaj, Sahih Muslim, Tahaqiq, Muhammad Fouad Abd Al-Baqi, 1/182 Dar Al-Ahyaa Al-Tarath Al-Arabi, Beirut 1420 AH

گئے ہیں کہ ہمیں کس طرح سیدھا اور کھڑا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لئے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہوگئے، قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ کر نماز شروع فرمادیں کہ آپ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست رکھا کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کردے گا"۔

"عن ابن عمر رضی الله عنہ ان رسول الله صلی الله علیہ و سلم قال: اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولاتذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفّا وصلہ الله ومن قطع صفّا قطعہ الله[8] "

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں قائم کرو' کندھے ایک دوسرے کی سیدھ میں کرو' خلاء کو پُر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ میں نرم ہو جاؤ' شیطان کے لئے صفوں میں خالی جگہ نہ چھوڑو' جس نے صف کو ملایا' اللہ اسے ملائیں گے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اسے کاٹ دیں گے"۔

"عن البراء بن عازب رضی الله عنہ قال: کان رسول الله صلی الله علیہ و سلم یتخلل الصف من ناحیة یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم[9]. "

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں ایک جانب سے دوسری جانب تشریف لے جاتے تھے اور صف کو برابر کرنے کے لئے ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ تم آگے پیچھے نہ ہونا ورنہ تمہارے دل باہم مختلف ہو جائیں گے"۔

---

[8] Al-Sujistani, Sunan Abi Dawood, Tahaqiq, Shoaib Al-Arnaout, vol. 1, p. 104, Bab Taswia al Sufoof, Dar al Risalah al Ilmiah, 1430 AH.

[9] Al-Sujistani, Sunan Abi Dawood Abi Dawood: Volumul 1, Page no 104, Bab Taswia al Sufoof, Dar al Risalah al Ilmiah, 1430 AH

"عن انس بن مالک انہ قدم المدینۃ‘فقیل لہ ما انکرت منا منذ یوم عہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال ما انکرت شیئا الا انکم لایقیمون الصفوف۔[10]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بصرہ سے مدینہ تشریف لائے‘ توان سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لحاظ سے اس زمانہ میں کونسی بات ناپسندیدہ پائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اور تو کوئی خاص بات نہیں، البتہ یہ کہ تم لوگ صفوں کو سیدھا نہیں کرتے ہو"۔

"عن بلال رضی اللہ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ و سلم یسوی مناکبنا فی الصلاۃ[11]."

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو بالکل برابر کرتے تھے"۔

"وروی عن عمر انہ کان یؤکل رجلا باقامۃ الصف ولایکبر حتی یخبر ان الصفوف قد استوت‘ وروی عن علیّ وعثمان‘ انہما کانا یتعاہدان ذلک ویقولان استووا وکان علیّ یقول تقدم یا فلان‘ تاخر یافلان[12]."

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے صفوں کی درستگی کے لئے ایک شخص مقرر فرمارکھا تھا اور جب تک وہ شخص آپ کو صفیں درست ہوجانے کی اطلاع نہیں دیتا تھا آپ تکبیر نہیں کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ بھی اس کا بہت خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سیدھے اور برابر ہو جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: فلاں! آگے ہو‘ اے فلاں پیچھے ہو"۔

---

[10] Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il Sahih Bukhari: Volumul 1, Page no 100, Bab Ism man lam yatim al Sufoof, Dar Tawq al Nijah, 1422 AH.

[11] Al-Tabarani, Qasim Ibn Salman, Al Mu'jam al Saghir li Tabarani: vol. 2, p. 81, Maktab al-Rashd, Beirut, 1994;

[12] Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Sunan al-Tirmidhi, Tahqiq wa Ta'liq, Ahmad Muhammad Shakir Muhammad Fouad Abd al-Baqi, vol. 1, p. 53, Bab Ma Jaa fi Iqamatul Sufoof , Matba' Mustafa al Hulabi, Egypt,1395 AH

"عن مالک بن ابی عامر الانصاری ان عثمان بن عفان کان یقول فی خطبتہ اذا قامت الصلاۃ فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناکب[13]

[13] Malik, Anas bin Malik, Mu'ta Imam Muhammad: p 88, Bab Taswia al Sufoof, Darul Riyan, Bairut, 1993.

"حضرت مالک بن ابی عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے تھے کہ جب جماعت قائم ہو تو صفوں کو درست کرنا اور کندھوں کو ایک سیدھ میں برابر کر لینا"۔

خلاصہ دلائل:

ان احادیث و آثار سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کی درستی کے لئے کندھے برابر کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور جب صفیں درست کراتے تو نمازیوں کے سینے اور کندھے برابر کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ یہی طرز عمل خلفاء راشدین نے اختیار فرمایا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صفوں کو درست کرنے اور کندھوں کو برابر کرنے کا حکم دیتے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ صفوں کی درستگی کے وقت نمازیوں کو آگے پیچھے ہونے کو فرماتے تھے لیکن یہ بات واضح ہے کہ صفوں کی درستی کے وقت نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے سے کندھا ملانے کا حکم فرمایا، نہ ٹخنے سے ٹخنا ملانے کی تاکید فرمائی اور نہ ہی پاؤں سے پاؤں چپکانے کو ضروری قرار دیا اور نہ ہی حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے یہ امور بیان کیے۔

احادیث قسم دوم:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالأَعْنَاقِ فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إِنِّى لأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ[14]."

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفیں ملاؤ اور انہیں نزدیک رکھو اور گردنوں کو برابر ایک سیدھ میں رکھو' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کی خالی جگہ میں گھس آتا ہے' گویا کہ بھیڑ کا بچہ ہے"۔

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تراصوا الصفوف، فانی رایت الشیاطین تخللکم کانھا اولاد الحذف[15]."

[14] Al-Sujistani, Sunan Abi Dawood Abi Dawood: Volumul 1, Page no 104, Bab Taswia al Sufoof, Dar al Risalah al Ilmiah, 1430 AH.

[15] Majma' Al-Zawaid: Vol. 2, p. 251, Bab Silatul Sufoof wa Sadul Furaj,

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفوں کو ملاؤ (کوئی جگہ خالی نہ رہے) میں دیکھتا ہوں کہ شیاطین خالی جگہ گھس رہے ہیں' گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں"۔

"عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ « أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ». ثَلاَثًا « وَاللَّهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ ». قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ[16]."

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: "اپنی صفوں کو درست رکھو، اللہ کی قسم یا تو تم ضرور بالضرور اپنی صفوں کو سیدھا کروگے یا اللہ تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی مخالفت ڈال دے گا۔" حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اس کے بعد) میں نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے کے کندھے سے کندھا ملاتا ہے، گھٹنے سے گھٹنہ اور ٹخنے سے ٹخنہ"۔

فائدہ:

ان احادیث میں یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں:

:(1)رُصُّوْا، تَرَاصُّوْا(2): يُلْزِقُ

لغت میں ان کا معنی یوں ہے:

رَصَّ (ن) رَصًّا: ایک کو دوسرے سے ملانا، چمٹانا تَرَاصَّ الْقَوْمُ: ایک دوسرے سے جڑنا، ملنا [17] اَلْزَقَہ بِہٖ۔ چپکانا[18]

اہل السنت والجماعت کے نزدیک ان احادیث میں "چمٹانے، جڑنے، اور چپکانے" والا حقیقی معنی ہرگز مراد نہیں بلکہ قرب اور محاذات (برابری) والا مجازی معنی مراد ہے۔

مجازی معنی مراد لینے پر یہ امور موجود ہیں:

---

[16] Al-Sujistani, Sunan Abi Dawood Abi Dawood: Volumul 1, Page no 104, Bab Taswia al Sufoof, Dar al Risalah al Ilmiah, 1430 AH.
[17] Louis Maalouf, Al-Munajjid, p. 387, Nashriat e Islam, Karachi, 2008
[18] Louis Maalouf, Al-Munjid: p. 919, Nashriat e Islam, Karachi, 2008.

الامر الاول:

"رص" اور "الزاق" سے قرب والا معنی مراد لینا

مذکورہ الفاظ سے "قرب" والا معنی مراد لیا جاسکتا ہے اور حضرات محدثین و محققین نے یہی معنی مراد لیا ہے۔ توضیح پیش خدمت ہے:

"رُصُّوا، تَرَاصُّوا" کا لفظ دراصل "الرصاص" سے ہے بمعنی "سیسہ" اس سے مراد ایسی چیز ہوتی ہے جس میں شگاف اور فاصلہ نہ ہو لیکن بعض مرتبہ اس سے قرب والی چیز بھی مراد لی جاتی ہے اگرچہ اس میں فاصلہ اور شگاف موجود ہو۔ قرآن کریم میں ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ[19]."

"اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے راستے میں اس طرح صف بنا کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں"۔

یہ بات ظاہر ہے کہ ﴿بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾ جیسا ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مجاہدین کی صفیں ایک دوسرے کے ساتھ باہم گتھم گتھا ہوں ورنہ تو وہ حرکت بھی نہ کرسکیں گے چہ جائیکہ دشمن کا مقابلہ کریں۔ تو یہاں قرب اور برابری والا معنی مراد ہے۔

چنانچہ علامہ ابوالحسن علی بن خلف ابن بطال لکھتے ہیں:

رص البنيان والقوم فى الحرب رصًا ، إذا قرب بعضها إلى بعض ، ومنه قوله تعالى : (كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ[20]"

""رص البنيان" (عمارت کا مضبوط ہونا) اور "رص القوم فی الحرب رصا" (لوگوں کا میدان جنگ سیدھا پلائی دیوار بننا) یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ایک شخص دوسرے کے قریب کھڑا ہو جائے۔

اسی سے اللہ کا یہ فرمان ہے:

"كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ"

علامہ ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم خطابی لکھتے ہیں:

[19] Surah Saff: 4

[20] Ibn Batal, Abu al-Hasan Ali ibn Khalaf ibn Abd al-Mulk ibn Batal al-Qurtubi Sharh Sahih al-Bukhari Ibn Batal: vol. 9 p. 334, Maktab al-Rashd 2008

قال اللہ تعالیٰ:"كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ)ومنه التراص في الصفوف وهو التقارب[21]."

"اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:" جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں"، اسی سے لفظ ہے : "التراص فی الصفوف" کہ صفوں میں قریب قریب کھڑے ہونا"۔

محدثین و محققین حضرات نے ان الفاظ سے قریب والا معنی مراد لیا ہے کہ صف میں قریب قریب کھڑا ہونا چاہیے کہ درمیان میں کوئی جگہ خالی نہ رہے۔

شیخ علامہ محمد بن صالح ابن عثیمین لکھتے ہیں:

المراصة نوعان الأولى يكون بها سد الخلل بان لا يبقى بين الرجل وصاحبة فرجة هذه مشروعة ومراصة شديدة تتعب المصلين فهذه مؤذية وليست هي التي أمر بها النبي - صلى الله عليه وسلم - لان إيذاء الناس وخاصة في الصلاة أمر غير مرغوب فيه بل منهي عنه فهذه مراصة أما قوله قاربوا بينها فالمعنى أن يقرب الصف الثاني من الصف الأول والثالث من الثاني[22] "

"صف میں ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس طرح ملنا کہ اس کے ساتھ دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ پُر ہو جائے۔ یعنی آدمی اور اس کے ساتھی کے درمیان خالی جگہ باقی نہ رہے یہ قسم مشروع ہے دوسری قسم یہ ہے کہ اس طرح ملنا جو نمازیوں کو تھکا دے اور مشقت میں ڈال دے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا کیونکہ لوگوں کو تکلیف دینا خصوصاً نماز میں کوئی پسندیدہ کام نہیں بلکہ ممنوع ہے یہ تو صفوں کے اندر نمازیوں کے ملنے کی وضاحت ہے رہا یہ حکم کہ صفوں کو قریب کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری صف، صف اول، کے اور تیسری صف، صف ثانی کے قریب ہو"۔

---

[21] Lil Khatabi, Ghareeb al-hadith : 634, ghareeb al-hadith Tahqeeq Abdul Alkrim Al Ghurabavi, Daar al Ifkr, Dimashq 1982.

[22] Muhammad Bin Saleh Al-Uthaymeen - Sheikh Muhammad Bin Saleh Al-Uthaymeen Moassasah Al-Qassim lil Khairia, Al Qasim, Al Saudia, Volumul 2, 1440 AH.

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

شیخ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"ليس المراد بالمراصة المراصة التي تشوش على الآخرين وإنما المراد منها ألا يكون بينك وبينه فرجة[23]."

"ملنے سے ایسا مراد نہیں جو دوسروں کو پریشان کر دے صرف اس قدر ملنا مراد ہے کہ دو نمازیوں کے درمیان دوسرے نمازی کی جگہ خالی نہ رہے"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "الزاق" (چپکانا، ملانا) کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خللہ[24]."

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے بھی بعینہ یہی عبارت نقل فرمائی ہے:

"المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خللہ[25]."

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واشار بہذا الی المبالغة فی تعدیل الصفوف وسد الخلل[26]."

""الزاق" سے مراد صف سیدھی رکھنے اور خالی جگہوں کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے۔

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قال الحافظ: المراد بذلک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خللہ. قلتُ: و هو مراده عند الفقہاء الاربعۃ ای ان لا یترک فی البین فرجۃ تسع فیہا ثالثا[27]."

[23] Al-Uthman, Shaykh Allama Muhammad ibn Saleh Ibn Uthaymeen Sharh Riyadh al-Saliheen: vol. 1 p. 1448, Riyadh alSaudia
[24] Al-Asqalani, Ibn Hajar, Fath al-Bari: vol. 2, p. 211, Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut, 1415 AH.
[25] Al-Qastalani, Shahab al-Din Abu al-Abbas Ahmad ibn Muhammad, Rashad al-Sari, Sharah li Sahih al-Bukhari, vol. 2, p. 368, Dar al-Fikr, Beirut, 1972.
[26] Al A'ini, Badruddin Al A'ini, Umda Al-Qari Sharh Al-Sahih Al-Bukhari, Volumul 4, Pagina 360, Maktab Rashidia Quetta
[27] Faiz al-Bari li Sahih al-Bukhari lil Kashmiri: vol. 2, p. 236

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

"حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الزاق سے مراد صف سیدھی رکھنے اور خالی جگہوں کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے"، میں کہتا ہوں کہ فقہاء اربعہ کے نزدیک بھی یہی مراد ہے یعنی درمیان میں اتنی جگہ نہ چھوڑی جائے جس میں تیسرا آدمی آسکتا ہو"۔

علامہ عبدالمحسن عباد لکھتے ہیں:

"أن كل واحد يقرب من صاحبه حتى يلتصق به، وحتى يكون متصلاً به، فلا يكون بين شخص وآخر فجوة، وإنما تكون الصفوف متراصة، ومتقاربة، ويتصل بعضها ببعض[28]."

"اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے ملانے سے مراد یہ ہے یعنی ہر ایک اپنے ساتھ کے قریب ہو کر کھڑا ہو تاکہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہوں، پس دونوں کے درمیان خالی جگہ نہ اور صفیں بھی متصل اور قریب ہوں"۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

"وما روي أنهم ألصقوا الكعاب بالكعاب أريد به الجماعة أي قام كل واحد بجانب الآخر[29]."

"یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹخنوں کو ٹخنوں سے ملاتے تھے اس مقصود جماعت (کی کیفیت بتانا) ہے کہ ہر نمازی دوسرے کے قریب کھڑا ہو"۔

علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والحاصل ان المرادهو التسوية و الاعتدال لكيلا يتاخر او يتقدم، فالمحاذاة بين المناكب و الزاق الكعاب كناية عن التسوية[30]."

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس سے مراد صفیں سیدھی کرنا اور اعتدال سے کھڑا ہونا ہے تاکہ نمازی آگے پیچھے نہ رہیں۔ کندھوں کو سیدھا رکھنا اور ٹخنوں کو ٹخنوں سے ملانا صف برابر کرنے سے کنایہ ہے"۔

الامر الثانی:

---

[28] Al-Sujistani, Sunan Abi Dawood Abi Dawood: Volumul 1, Page no 104, Bab Taswia al Sufoof, Dar al Risalah al Ilmiah, 1430 AH.
[29] Radul Mukhtar, lil Allama Ibne A'bidin, v2, P. 163, Bahs al Qiam.
[30] Al Binori, Muhammad Yousuf al Binori, Ma'rif al Sunan Sharah Jamia' Tarmizi, v2, p 297,298, H M Saeed, Karachi.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

ظاہری معنی مراد لینے میں تکلف ومشقت ہے:

اگر ان الفاظ اور تعبیرات کا ظاہری معنی مراد لیا جائے تو اس میں تکلف، تصنع، کلفت اور مشقت پائی جاتی ہے، حالانکہ اللہ جل شانہ نے دین میں آسانی اور سہولت رکھی ہے ۔[31]،[32]

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فان الزاق الركبة بالركبة والكعب بالكعب فى الصلاة مشكل[33]."

"نماز میں گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملانا مشکل ہے"۔

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولايخفى ان فى الزاق الاقدام بالاقدام مع الزاق المناكب بالمناكب و الركب بالركب مشقة عظيمة لاسيما مع ابقائها كذلك آخر الصلاة كما هو مشاهد والحرج مدفوع بالنص[34]."

"یہ بات ظاہر اور مشاہدہ کی ہے کہ گھٹنے سے گھٹنا ملانے کے ساتھ قدم سے قدم ملانے میں بہت زیادہ مشقت ہے، جبکہ اس کو اسی طرح نماز کے آخر تک باقی رکھنا ہو اور حرج نص سے مدفوع ہے (یعنی زائل کیا گیا ہے"

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فزعمه بعض الناس انه على الحقيقة وليس الامر كذلك، بل المراد بذلك مبالغة الراوى فى تعديل الصف وسد الخلل كما فى الفتح والعمدة وهذا يرد على الذين يدعون العمل بالسنة ويزعمون التمسك بالاحاديث فى بلادنا حيث يجتهدون فى الزاق كعابهم بكعاب القائمين فى الصف ويفرجون جد التفريج بين قدميهم ما يؤدى الى تكلف وتصنع ويبدلون الاوضاع الطبيعية ويشوهون الهيئة الملائمة للخشوع، وارادوا ان يسدوا

---

[31] Surath al Hajj:78
[32] Surath al Baqarah: 286
[33] Al Sahanpuri, Khalil Ahmad, Bazal al Majhood, v4, p 330, Idarath Taalifat Ashrafia, Multan.
[34] Al Usmani, Zafar Ahmad al Tahavi, A'ala al Sunan, v4, p.360, Darul Quran, Karachi, 1990.

الخلل والفرج بین المقتدین فابقوا خللاً وفرجة واسعة بین قدمیهم ولم یدروا ان ہذا اقبح من ذلک[35]."

"بعض لوگ یہ سمجھے ہیں کہ یہ روایت اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے' حالانکہ معاملہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد راوی کا صف درست کرنے اور خلاء پُر کرنے میں مبالغہ ہے' جیسا کہ فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے۔ اور یہ بات ان لوگوں کی تردید کرتی ہے جو ہمارے شہروں میں سنت پر عمل کے دعویدار ہیں اور تمسک بالا حادیث کا دم بھرتے ہیں۔ وہ اپنے ٹخنے صف میں کھڑے نمازی کے ٹخنوں کے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان کشادگی کی وجہ سے بہت چوڑے ہو کر اس طرح کھڑے ہوتے ہیں جو تکلف و تصنع تک پہنچ جاتا ہے اور وہ لوگ طبعی وضع کو بدلتے ہیں اور مناسب خشوع و ہیئت کو بگاڑ دیتے ہیں' بظاہر وہ مقتدیوں کے درمیان خلا پُر کرنا چاہتے ہیں' لیکن اپنے دونوں قدموں کے درمیان اس سے بھی زیادہ خلاء اور فاصلہ اختیار کر لیتے ہیں اور انہیں یہ خیال نہیں آتا یہ تو اس سے بھی زیادہ قبیح عمل ہے"۔

نماز کے اندر فاصلہ رکھنا:

اس کے بارے کئی صورتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً قدموں کے درمیان فاصلہ کتنا رکھا جائے،

دو مقتدیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا جو صف واحد میں کھڑے ہو، دو صفوں کے اندر فاصلہ

پہلی صورت: قدموں کے درمیان کتنا فاصلہ رکھا جائے۔

قدموں کے درمیان فاصلہ:

:2 ٹخنے سے ٹخنا، کندھے سے کندھا، پاؤں سے پاؤں ملانے کا مسئلہ / صف سیدھی کرنے کا طریقہ

قدموں کے درمیان فاصلہ:

نمازی اپنے دونوں پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھے، جو کم از کم چار انگشت سے لے کر زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کی مقدار ہونا چاہیے۔

فقہ حنفی:

"وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بين قَدَمَيْهِ أَرْبَعُ أَصَابِعَ في قِيَامِهِ[36]"

---

[35] Al Binori, Muhammad Yousuf al Binori, Ma'rif al Sunan Sharah Jamia' Tarmizi, v2, p 297,298, H M Saeed, Karachi.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

"نمازی کو چاہیے کہ قیام کے حالت میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہونا چاہیے"۔

"وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا مِقْدَارُ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْيَدِ لِأَنَّهُ أَقْرَبُ إلَى الْخُشُوعِ" [37]

"نمازی کے دونوں پاؤں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کا فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔

فقہ مالکی:

"يُنْدَب تفريجُ القَدَمين بأن يكون المصلي بحالةٍ متوسطةٍ في القيام بحيث لا يَضُمُّهما ولا يُفرِّجُهما كثيراً[38]"

ترجمہ: قیام کی حالت میں دونوں پاؤں کے درمیان متوسط حالت کا فاصلہ رکھنا مستحب ہے، وہ اس طرح کہ دونوں پاؤں کو نہ زیادہ ملائے اور نہ زیادہ کشادہ کرے"۔

فقہ شافعی:

"ويُسَنُّ ان يُفَرِّق بين قدميه بِشِبْرٍ[39]"

"نمازی کے لیے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان ایک بالشت کی مقدار فاصلہ رکھنا سنت ہے"۔

"ونَدُبَ التفريقُ بينهما اى باربع اصابعَ او بِشِبْرٍ[40]

"دونوں پاؤں کے درمیان چار انگشت یا ایک بالشت کی مقدار فاصلہ رکھنا مستحب ہے"۔

فقہ حنبلی:

"وكان ابن عمر لا يفرج بين قدميه ولا يمس إحداهما بالأخرى ولكن بين ذلك لا يقارب ولا يباعد[41]"

---

[36] Al Jama', Fatawa A'lamgiri, v1, p. 81, Al Fasal al Salis fi sunan al Salah wa kifiatiha, Darul Isha', Karachi,

[37] Radul Mukhtar, lil Allama Ibne A'bidin, v2, P. 163, Bab Sifatul Salah.

[38] Fiqhul Ibadat, Maliki: p. 161, Markaz Darul Ma'rif al Islamia, Bairut, 1991.

[39] Al Damiati, Li Abi Bakar, Ea'natul Talibin: v3, p.247, Darul Yamama, Bairut, 1996.

[40] Al Ansari, Zikiria al Ansari al Shafaa'ee, Asna al Matalib fi Sharah Rozul Talib, v2, p.345, Maktaba al Yaminia, Egypt, 1980.

[41] Ibn e Qadama, Maqfiqul Din, Abu Muhammad Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qadamath al Muqdasi, Fasal: Ma yakraho min Harakatul Basar fil Salah al Riaz, Dar A'lim al Kutub, 1997.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں قدموں کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ کرتے اور نہ ایک دوسرے سے ساتھ لگاتے بلکہ (ان دونوں کی درمیانی حالت کو اختیار فرماتے یعنی) دونوں پاؤں کو نہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب کرتے اور نہ ایک دوسرے سے زیادہ دور رکھتے"۔

دلائل

مصنف عبد الرزاق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت نافع سے مروی ہے:

"أن بن عمر كان لا يفرسخ بينهما ولا يمس إحداهما الأخرى قال بين ذلك[42] "

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پاں کو پھیلا کر (اور چیز کر) نہیں کھڑے ہوتے تھے اور نہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے چھوتے تھے بلکہ ان کی درمیانی حالت پر رکھتے تھے"۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی کے بارے میں مروی ہے:

"وكان ابن عمر لا يفرج بين قدميه ولا يمس إحداهما بالأخرى ولكن بين ذلك لا يقارب ولا يباعد[43] "

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں قدموں کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ کرتے اور نہ ایک دوسرے سے ساتھ لگاتے بلکہ (ان دونوں کی درمیانی حالت کو اختیار فرماتے یعنی) دونوں پاؤں کو نہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب کرتے اور نہ ایک دوسرے سے زیادہ دور رکھتے"۔

علامہ بدر الدین العینی لکھتے ہیں:

"يستحب للمصلي أن يكون بين قدميه في القيام [قدر] أربع أصابع يديه ، لأن هذا أقرب للخشوع[44]."

---

[42] al Sana'ni abdul Razaq, Musannaf Abdul Razaq, v2, p. 172, Bab al Tahrik fi Al Salah, Darul Isqafa, Bairut, 1992.

[43] Al Muqdasi, Abu Muhammad Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qadamath al Muqdasi, Fasal: Ma yakraho min Harakatul Basar fil Salah al Riaz, Dar A'lim al Kutub, 1997.

[44] Al Sujastani, Abi Dawood, Sharah Abi Dawood lil A'ini, v3, p. 354, Bab Waza' al Yamani al al Yusra fi Al Salah.

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

"نمازی کے مستحب ہے کہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کا فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔

خالد بن ابراہیم السقبعی الحنبلی لکھتے ہیں:

"رابعاً: تَفْرِقَتُه بين قدميهوالقاعدة هنا { أن الهيئات في الصلاة تكون على مقتضى الطبيعةولا تخالف الطبيعة إلا ما دل النص عليه} والوقوف الطبيعي أن يفرج بين قدميه فكذلك في الصلاة فما كان على غير وفق الطبيعة يحتاج إلى دليل[45]."

"چوتھی سنت قدموں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے۔ فاصلہ کرنے کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ نماز والی کیفیات انسانی طبیعت کے تقاضا کے مطابق ہوتی ہیں اور طبیعت کے تقاضے کے خلاف وہی کیفیت ہوگی جو مستقل نص سے ثابت ہو۔ چنانچہ قیام کی حالت میں طبعی تقاضا یہ ہے کہ کہ دونوں قدموں کے درمیان کشادگی ہو، لہذا نماز میں قیام کی حالت میں طبعی تقاضے کے مطابق قدموں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیے۔ پس نماز کی جو کیفیت بھی غیر طبعی ہے وہ محتاجِ دلیل ہے"۔

"قال الأثرم [احمد بن محمد ہانی البغدادی] : (رأيت أبا عبد الله وهو يصلي وقد فرَّج بين قدميه)... هذا هو الأولى ، لأن قبل هذا الفعل يجعل القدمين على طبيعتها ، وحيث لم يرد نص في قدميه حال القيام فإنه يبقيهما على الطبيعة[46]"

"امام اثرم کہتے ہیں: میں نے امام ابو عبد اللہ (احمد بن حنبل) کو نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اپنے قدموں کے درمیان فاصلہ کیا ہوا ہے۔ یہی بہتر ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے قدموں کو اپنی طبعی حالت پر رکھے، چونکہ قیام کی حالت میں قدموں کے درمیان فاصلہ کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں ہے اس لیے ان کو اپنی طبعی حالت پر باقی رکھے"۔

دوسری صورت دو نمازی جو ایک صف میں کھڑے ہو ان کے دو میان کتنا فاصلہ رکھا جائے۔

---

[45] Khalid al Saqaa'ee, al Qawl al Rajih ma'a al dalil Sharah Manarul Sabil, v2, p. 85, Darul Fikr, Bairut, 2000.

[46] Al Hamad, Hamad bin Abdullah, Sharah Zadul Mustanqia' lil Shiekh v5, p. 150, Darul Saqafa, Bairut, 1988.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ مقتدیوں کو جماعت کی نماز میں صف بناتے ہوئے، اس طرح مل کر اور قریب قریب کھڑا ہونا چاہیے کہ درمیان میں اتنی جگہ خالی نہ رہے، جس میں تیسرا آدمی آسکتا ہو۔

درپیش مسئلہ کی نوعیت:

کروناوائرس کی وجہ سے نماز میں ایک صف میں کھڑے دو مقتدیوں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم

حدیث شریف میں ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالأَعْنَاقِ فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إِنِّى لأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ[47]".

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو(یعنی آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو) اور صفوں کے درمیان قرب رکھو(یعنی آپس میں خوب مل کر کھڑے ہو) اور صفوں کے درمیان قرب رکھو(یعنی دو صفوں کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ ہو کہ ایک صف اور کھڑی ہو سکے) نیز اپنی گردنیں برابر رکھو(یعنی صف میں تم میں سے کوئی بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو، بلکہ ہموار جگہ پر کھڑا ہو تاکہ سب کی گردنیں برابر رہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو بکری کے کالے بچے کی طرح تمہاری صفوں کی کشادگی میں گھستے دیکھتا ہوں"۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ "فیض الباری" میں لکھتے ہیں:

"قال الحافظ: المراد بذلك المبالغة في تعديل الصفّ وسدّ خلله. قلتُ: وهو مراده عند الفقهاء الأربعة، أي أن لا يَتْرُكَ في البين فرجةً تَسَعُ فيها ثالثًا".
[48]

---

[47] Al Sujastani, Abi Dawood, Sharah Abi Dawood, Bab Taswiatul Sufoof.
[48] Faizul Bari al Sahihal Bukhari lil Kashmiri, v2, p. 302, Darul Kutub al A'ilmia, Bairut.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 85-94
https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar17

"حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"الزاق سے مراد صف سیدھی رکھنے اور خالی جگہوں کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے"میں (علامہ انور شاہ کشمیری) کہتا ہوں کہ فقہاء اربعہ کے نزدیک بھی یہی مراد ہے یعنی درمیان میں اتنی جگہ نہ چھوڑی جائے، جس میں تیسرا آدمی آسکتا ہو"۔

اس ساری تفصیل سے یہ واضح ہوا کہ صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر فاصلے سے کھڑے ہونے کی صورت میں نماز اگرچہ ہو جائے گی، تاہم سنت کے خلاف ہوگی، جس کی وجہ سے صفوں کا متصل رکھنا اور مل مل کر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

اصولی طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اقتدا کے درست ہونے کے لیے امام اور مقتدی کی جگہ کا متحد ہونا شرط ہے، خواہ حقیقتاً متحد ہوں یا حکماً۔

اور مسجد، صحنِ مسجد اور فناءِ مسجد یہ تمام جگہیں اقتداء کے باب میں متحد ہیں، لہٰذا مسجد، صحنِ مسجد اور فناءِ مسجد میں اگر امام اور مقتدی یا مقتدیوں کی صفوں کے درمیان، دو صفوں کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تب بھی صحتِ اقتدا سے مانع نہیں ہوگا اور نماز ادا ہو جائے گی، مگر بلا ضرورت فاصلہ چھوڑنا مکروہِ تحریمی ہے۔

جیسا کہ عمدۃ القاری[49]،[50] بحر الرائق،[51] اور فتاویٰ شامی[52] میں مذکور ہے۔

خلاصہ کلام:

صفوں کو سیدھا رکھنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی کیفیت کو بطور مبالغہ بیان کرنے کے لیے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے یہ کہا کہ ہم لوگ اپنی صفوں کو اس طرح سیدھی رکھتے تھے کہ ہمارا کاندھا سے کاندھا ملا ہوا کرتا تھا، کسی نے یہ کہا کہ ہم کھڑے ہوتے تو ہمارا ٹخنہ سے

---

[49] Umdatul Qari, Sharah Sahih al Bukhari, lil Allama Badruddin, al A'ini v5, p. 254, Dar Ihia al Turas al Arabi.

[50] Al Tahavi, Ahmad bin Muhammad bin Ismail, Hashia al Tahtavi ala Maraqi al Falah: Bab al Imamath, Fasal fi Bayan al Ahaqq bil Imamath, p.306, Darul Kutub al Ilmia 2000.

[51] Ibn e Najim, Zainul A'bidin, bin Ibrahim, al Bahar al Raiq, v1, p. 375, Darul Kitab al Islami.

[52] Radul Mukhtar lil Allama ibn e A'bidin, Babul Imamath, v1, p. 444, p. 585, Darul Fikr

ٹخنہ ملا ہوتا اور کسی نے یہ کہا کہ ہم قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہوتے اور مقصود سب کا یہی تھا کہ نماز میں ہماری صفیں سیدھی ہوا کرتی تھیں۔

اب جو حالات پوری دنیا کو درپیش ہیں جو ایک عالمی وبا کی صورت میں وہ انتہائی خطرناک اور دردناک ہیں جو بیماری اس وقت پھیل چکی ہے وہ عام بیماری نہیں بلکہ متعدی ہے ان حالات میں اگر حکام کی جانب سے باجماعت نماز میں مل مل کر کھڑے ہونے کی اجازت نہ دی جائے یا مسلمان ماہرین اطباء کی جانب سے موجودہ وبائی وائرس سے بچاؤ کے لیے ضروری قرار دیا جائے تو باجماعت نماز میں ایک صف میں دو افراد کے درمیان ایسی صورت میں ایک یا دو ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی ضرورتاً گنجائش ہو گی، بلکہ اگر شریعت کا تدقیق جائزہ لیا تو ان حالات میں بیماری سے بچنے کے لئے دو مقتدیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا ضروری ہے تاکہ حفاظتی سدباب کیا جا سکے لیکن عام حالات میں ایسا کرنا خلافِ سنت ہو گا۔ اس وقت عالم اسلام کے جملہ مسلک کے علما کرام کا اس پر اجماع بھی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)